پروگرام نمبر : 6 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جون 2022ء

قرآن مجید:

اللہ میاں کا خط ہے جو میرا نام آیا

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصاراللہ

خصوصی ہدایات

مجلس انصاراللہ بھارت بمنظوری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سال 2022ء کو قرآن کے سال کے طور پر منا رہی ہے۔ اس مناسبت سے امسال ہمارا ہر پروگرام خصوصاً تربیتی جلسہ قرآن کریم سے متعلق ہوگا۔ ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔ عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔ سب انصار کو جمع کرکے کم ازکم اسی کو ہی سنایا جائے۔ اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کرسکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جلسہ کا اہتمام بہرحال ضروری ہے۔ پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بجھوائیں۔ جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

Programme No 6 June 2022

ازطرف: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat, Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ..................................ضلع.............................صوبہ....................

بتاریخ:.....................بروز...........................

زیر صدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھٰذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ
مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
○ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرہ 265-262)

ترجمہ

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے ایسے صدقہ سے کہ کوئی آزار اُس کے پیچھے آ رہا ہو۔ اور اللہ بے نیاز (اور) بُردبار ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر یا اذیت دے کر ضائع نہ کیا کرو۔ اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کی خاطر خرچ کرتا ہے اور نہ تو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ یوم آخر پر۔ پس اس کی مثال ایک ایسی چٹان کی طرح ہے جس پر مٹی (کی تہ) ہو۔ پھر اس پر موسلا دھار بارش برسے تو اُسے چٹیل چھوڑ جائے۔ جو کچھ وہ کماتے ہیں اس میں سے کسی چیز پر وہ کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

انفاق فی سبیل اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچو گے جب تک کہ وہ چیزیں خرچ نہیں کرو گے جو تمہیں پیاری ہیں… خدا تمہیں بلاتا ہے تا اپنے مالوں اور جانوں کی کوشش کے ساتھ اس کی مدد کرو۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 151 تا 153)

عہد انصار اللہ

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ

وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح / اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

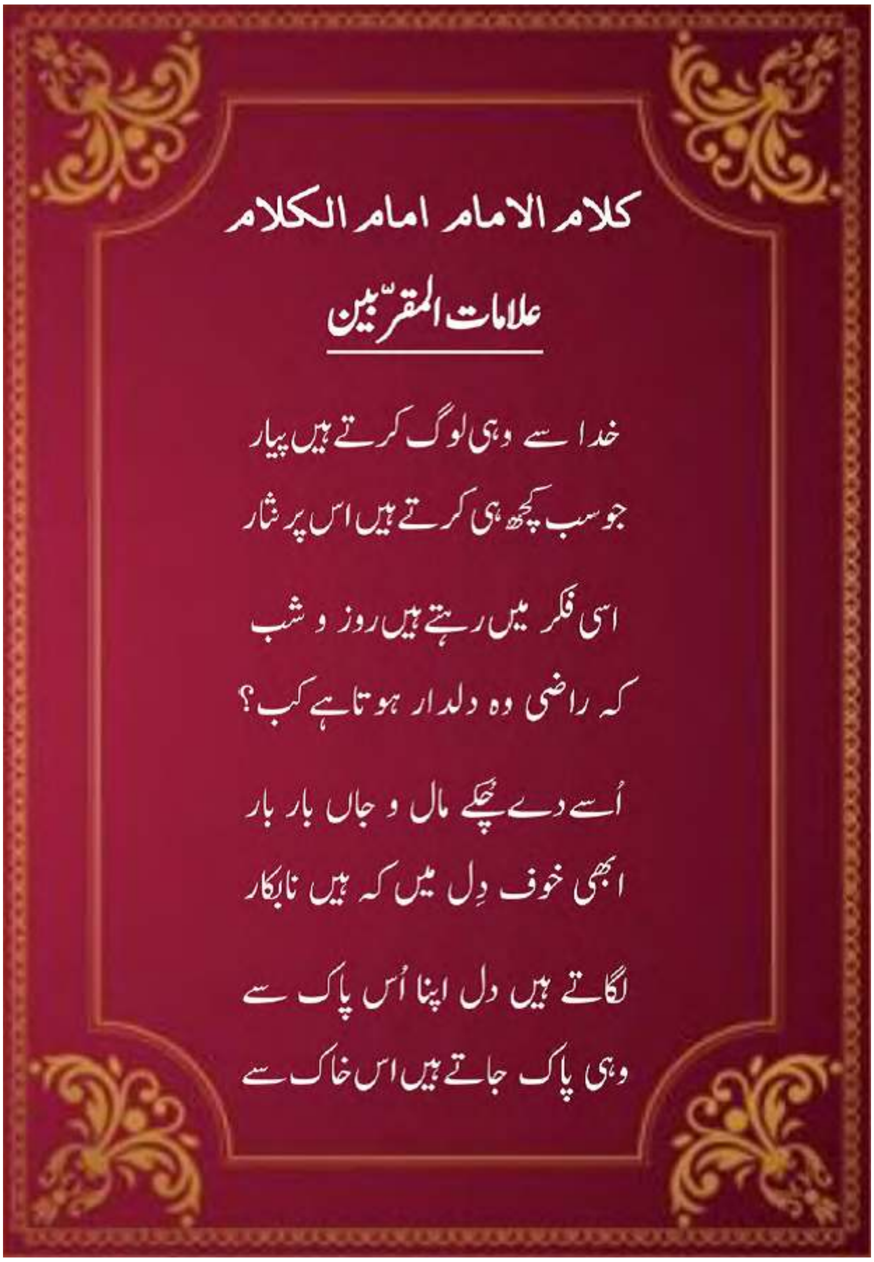

کلام الامام امام الکلام

علامات المقرّبین

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

اُسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دِل میں کہ ہیں نابکار

لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

درس حدیث

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ،
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ،

انفاق فی سبیل اللہ

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی باب النفقۃ فی سبیل اللہ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اُترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال ومتاع برباد کر۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ انصاری مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیرحآ نامی تھا جو حضرت طلحہؓ کو بہت پسند تھا اور مسجد (نبویؐ) کے سامنے بالکل قریب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم اس باغ میں جاتے اور اس کا میٹھا اور عمدہ پانی پیتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جب تک تم اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ نہیں کرتے نیکی کو نہیں پا سکتے۔ تو حضرت ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپؐ پر اس مضمون کی آیت نازل ہوئی ہے اور میری سب سے پیاری جائیداد بیرحآ کا باغ ہے۔ میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور امیّد رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرہ میں شامل کرے گا۔ حضورؐ اپنی مرضی کے مطابق اس کو اپنے مَصرف میں لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واہ واہ! بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ مال ہے، بڑا نفع مند ہے اور جو تُو نے کہا ہے وہ بھی میں نے سن لیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ تم یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ چنانچہ ابوطلحہؓ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچیرے بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری کتاب التفسیر)

اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو

اگر اسلام کی تائید میں تم اپنی سخاوت کا ہاتھ کھول دو تو فوراً تمہارے اپنے لئے بھی قدرت کا ہاتھ نمودار ہوتا ہے۔اس کی راہ میں خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہوجایا کرتا۔ اگر ہمت پیدا ہوجائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے''معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہِ نجات تقویٰ ہی ہے...کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس بھی مال و دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش وعشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہیں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلاء ہوتے ہیں۔تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے۔مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں۔ وہ ایک سعیر اور سلاسل واغلال میں جکڑے ہوئے ہیں۔''

(الحکم جلد 5 نمبر 11-24 مارچ 1901ء صفحہ 3)

پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا، میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔پس چاہئیے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص496-497)

''میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے...پس اسکی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔اسلئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کروگے وہ سمیع وبصیر ہے۔ یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دیگا میں اسکو چند گنا برکت دونگا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا۔اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لیگا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔''

(ملفوظات جلد 5 ص 669)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

جو سمجھتے ہیں کہ پوری شرح سے چندہ دینے سے ان کی آمد میں کمی آجائے گی؛ یہ خدا تعالیٰ پر بدظنّی ہے!

اس زمانے میں بھی کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں قربانی کی روح پیدا کرنے کی تحریک پیدا کرتا ہے اور یہ نہیں کہ یہ کسی خاص طبقے یا خاص ملک میں یا خاص لوگوں میں ہے بلکہ دنیا کے ہر خطے میں ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہوتا ہے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ اس کی تحریک پیدا کرتا ہے چاہے وہ افریقہ کے دور دراز ممالک ہوں یا یورپ میں رہنے والے لوگ ہوں یا جزائر میں رہنے والے ہوں۔ (از خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 31/ اکتوبر 2014ء)

اللہ تعالیٰ کا جماعت پر ہمیشہ فضل رہا ہے اور افراد جماعت کو قربانی کے جذبے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ملتی رہی ہے کہ وہ اپنی اس ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کرنے والے بنے رہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کرتے ہوئے عہدیداران کی پریشانیوں کو غلط ثابت کیا ہے۔ اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔ اس کی تو مجھے فکر نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ ایک طبقہ ایسا ہے جو اپنے اس فرض کی طرف صحیح طور پر توجہ نہیں دیتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پوری شرح سے چندہ دینے سے ان کی آمد میں کمی آجائے گی۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدظنّی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارا ایمان مضبوط ہے اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے ہو اور عبادت کی طرف توجہ دینے والے ہو تو اللہ تعالیٰ پر یہ بدظنی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارے لئے رزق کی راہیں کھولنے والا ہے۔

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 13/ اپریل 2007ء)

بعض لوگ ایسے بھی ہیں، چند ایک ہی ہیں، جو مالی لحاظ سے بہت وسعت رکھتے ہیں لیکن چندے اس معیار کے نہیں دیتے اور یہ باتیں کرتے ہوئے سنے گئے ہیں کہ جماعت کے پاس تو بہت پیسہ ہے اس لئے جماعت کو چندوں کی ضرورت نہیں ہے، جو ہم دے رہے ہیں ٹھیک ہے۔ جماعت کے پاس بہت پیسہ ہے یا نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے پیسے میں جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ برکت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے معترضین اور مخالفین کو بھی یہ بہت نظر آتا ہے۔ معترضین تو شاید اپنی بچت کے لئے کرتے ہیں اور مخالفین کو اللہ تعالیٰ ویسے ہی کئی گنا کرکے دکھا رہا ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ برکت ڈالتا ہے اور بے انتہا برکت ڈالتا ہے.... عموماً جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی منصوبہ بندی سے خرچ کرتی ہے۔ اس لئے ایسی باتیں کرنے والے بے فکر رہیں اور چندہ نہ دینے کے بہانے تلاش کرنے کی بجائے اپنے فرائض پورے کریں۔ (از خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ جنوری 2007ء)

ساعتِ سعد

منظوم کلام حضرت مصلح موعودؓ

تعریف کے قابل ہیں یا ربّ ترے دیوانے　　آباد ہوئے جن سے دُنیا کے ہیں ویرانے
کب پیٹ کے دھندوں سے مُسلم کو بھلا فرصت　　ہے دین کی کیا حالت یہ اس کی بلا جانے
جو جاننے کی باتیں تھیں اُن کو بھلایا ہے　　جب پُوچھیں سبب کیا ہے کہتے ہیں خُدا جانے
سرمستی سے خالی ہے دِل عشق سے عاری ہے　　بیکار گئے اُن کے سب ساغر و پیمانے
خاموشی سی طاری ہے مجلس کی فضاؤں پر　　فانوس ہی اندھا ہے یا اندھے ہیں پروانے
فرزانوں نے دُنیا کے شہروں کو اُجاڑا ہے　　آباد کریں گے اب دیوانے یہ ویرانے
ہوتی نہ اگر روشن وہ شمعِ رُخِ انور　　کیوں جمع یہاں ہوتے سب دُنیا کے پروانے
ہے ساعتِ سعد آئی اسلام کی جنگوں کی

(مطبوعہ الفضل قادیان 02 جنوری 1946ء)

تقریر:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے پیشتر اس کے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی شفاعت۔

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

مالی قربانی کی اہمیت و برکات از روئے قرآن کریم

مؤمن کا ہر وہ کام جو محض للہ بجالاتا ہے اسلامی اصطلاح میں قربانی کے نام سے موسوم ہے۔قربانی کا لفظ قرب سے نکلا ہے۔ جسکا معنیٰ قربت کا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْعَمَلُ فِيْ مِلَّتِنَا مِمَّا يُقَرِّبُ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ- وَحُسِبَ كَمَطِيَّةٍ تُحَاكِي الْبَرْقَ فِي السَّيْرِ وَلُمْعَانِه- فَلِاَجْلِ ذَالِكَ سُمِّيَ الضَّحَايَا قُرْبَانًا- بِمَا وَرَدَ اِنَّهَا تَزِيْدُ قُرْبًا وَلُقْيَانًا كُلَّ مَنْ قَرَّبَ إِخْلَاصًا وَتَعَبُّدًا وَإِيْمَانًا- وَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ نُسُكِ الشَّرِيْعَةِ-

اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اُس سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اِسی وجہ سے ان ذبح ہونیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگتر عبادتوں میں سے ہیں۔ (خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 ص 33)

سامعین کرام! آجکل دنیا کے ہر گوشے سے بنکوں یا ان سے منسلک دیگر سوسائیٹیوں کی طرف سے بلکہ ہر کس و ناکس کی طرف سے بھی سیو،سیو (Save Save) یعنی بچت، بچت کی آواز بلند ہو رہی ہے۔گویا ان کے نزدیک مال کو سنبھال سنبھال کے روکے رکھنا مالی وسعت کا نام ہے۔لیکن قرآن کریم اس نظریے کو یکسر رد کرتا ہے اور مالی وسعت اور حقیقی بچت کا راز بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (البقرة 262)

یعنی ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو ہر بالی میں سودانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے کمایا ہوا مال میں سے جب ہم راہ خدا میں دینگے تو اللہ تعالیٰ اس کو بطور قرضہ حسنہ قبول کرتا ہے۔ اور دینے والوں کو کئی گنہ بڑھا چڑھا کر واپس بھی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ یعنی کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تاکہ وہ اس کے لئے اسے کئی گنا بڑھائے اور اللہ (رزق) قبض بھی کر لیتا ہے اور کھول بھی دیتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (البقرۃ 246)

حضرات! قرون اولیٰ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے تو مالی قربانی کی ایسی تاریخ رقم فرمائی ہے کہ اس کا عشر عشیر بھی کسی اور نبی یا ریفورمر کی تاریخ میں نہیں ملے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارہ پر اپنا سب کچھ آقا کے قدم میں نچھاور کرنے والا ابوبکر اور نصف حصہ جائداد پیش کرنے والا عمر، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی ایک وضاحت کو سن کر 700 اونٹوں میں لدا ہوا مال بغیر کسی چوں وچرا کے فی سبیل اللہ لٹانے والا عبدالرحمن ابن عوف۔ ہاں عباد الرحمن کی یہ فہرست تو بہت لمبی ہے۔

گویا کہ بقول شاعر میں اس شش و پنج میں ہوں:

؎ کونسا پھول چنوں چمن سے اک سے اک سوا لگتا ہے۔

اس کے بعد دنیا نے پھر ایک دفعہ حضرت مسیح محمدیؑ کے ذریعہ ان قربانیوں کی داستانوں کے زندہ جاوید نمونے دیکھے۔ مسیح ناصری کے حواریوں نے تو بقول بائبل عندالضرورت ان کا ساتھ نہیں دیا۔ سب کے سب بھاگ گئے۔ لیکن مسیح محمدی نے جب قربانیوں کی تحریک کی تو دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالتے ہوئے آپ کے صحابہ نے مسابقت کی روح کے ساتھ قربانیں پیش کیں۔ تاریخ میں آیا ہے ایک صحابی نے اپنے کسی دوست سے محض اس وجہ سے کئی روز تک قطع تعلق کیا کہ انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تحریک کی اطلاع تک نہیں دی اور خود ہی مسیح پاکؑ کی مالی ضرورت پوری کر دی۔

لیکن یہ عاشق صادق مایوس نہیں ہوئے ایک ایک آنے جوڑتے رہے۔ پھر جب ان کی خواہش کے مطابق تین پونڈ کی رقم جمع ہوگئی تو وہ تین پونڈ لیکر دربار مسیحی میں حاضری دینے آیا تب تک حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہو چکی تھی۔ چنانچہ وہ رقم حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش کی۔

اس مخلص اور فدائی مؤمن کی اس وقت کی کیفیت کھینچتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہیں بھول سکتا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گذرے تھے کہ ایک دن باہر سے

مجھے کسی نے آواز دیکر بلوایا اور خادمہ یا کسی بچے نے بتایا کہ دروازے پر ایک آدمی کھڑا ہے اور آپ کو بلا رہا ہے۔ میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحب مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے مجھے مصافحہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ امّاں جان کو دے دیں اور یہ کہتے ہی ان پر رقت طاری ہوئی کہ وہ چیخیں مار کر رونے لگ گئے...اور کہنے لگے کہ۔ میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کرونگا۔ مگر جب میرے دل کی آرزو پوری ہوگئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہوگئے تو۔ یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ پھر رقت طاری ہوگئی اور وہ رونے لگے۔ آخر روتے روتے اس فقرے کو اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہوگئے تو حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہوگئی۔

(از حضرت منشی محمد اروڑے خان صاحب)

اللہ اللہ اس سرزمین قادیان کو دیکھ کر فرشتے بھی انگشت بدندان رہ گئے ہونگے۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنے مخلص اور فدائی خادموں پر ناز کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اِس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے...بہتیرے اُن میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سِلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ اُن میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ (ایّام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 306)

سچ ہے ۔ صحابہ سے ملا جو مجھ کو پایا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں شروع سے آخر تک متعدد جگہ مومنین کو انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی اور مختلف مثالوں اور مختلف طریقوں سے بتایا کہ ایک مومن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے کیا کیا فوائد حاصل کرسکتا ہے؟ لیکن شرط یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں یہ قربانی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو، نہ کہ کوئی اور مقصد ہو۔ جیسکہ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ (البقرۃ: 272) اور تم اللہ کی رضا کے حصول کے علاوہ کبھی خرچ نہیں کرتے۔

(خطبات مسرور جلد 10)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ